صدقے کے فوائد

05 March-2020

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Sisters)

ہر مبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرُودِ پاک کی فضیلت

رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

اِذَا کَانَ یَوْمُ الْخَمِیْسِ بَعَثَ اللّٰہُ مَلَائِکَۃً مَعَھُمْ صُحُفٌ مِّنْ فِضَّۃٍ وَّاَقْلَامٌ مِّنْ ذَھَبٍ یَکْتُبُوْنَ یَوْمَ الْخَمِیْسِ وَلَیْلَۃَ الْجُمُعَۃِ اَکْثَرَ النَّاسِ عَلَیَّ صَلَاۃً

یعنی جب جُمعرات کا دِن آتا ہے، اللہ کریم فِرِشتوں کو بھیجتا ہے، جِن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں، وہ لکھتے ہیں، کون جمعرات کے دن اور جمعہ کی رات مجھ پر کَثْرَت سے دُرُودِ پاک پڑھتا ہے۔ (کنزالعمال، کتاب الاذکار، ۱/۲۵۰، حدیث: ۲۱۷۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آئیے! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے اَچھی اَچھی نیّتیں کرلیتی ہیں۔ فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مسلمان کی نِیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (1)

1 . . . معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی. . . الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

اہم نکتہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کربَیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

چار دِرہموں کے بدلے چار دُعائیں

ایک غلام حضرت مَنْصُور بن عَمَّار رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی مجلس کے پاس سے گزرا، آپ لوگوں کو وعظ و نصیحت فرماتے تھے۔ غلام نے دیکھا کہ آپ اپنے پاس موجود کسی فقیر کے لئے کچھ طلب فرما رہے ہیں اور یہ بھی ارشاد فرما رہے ہیں کہ جو اِس کو چار (4) دراہم دے گا، میں اُس کے لیے چار (4) دُعائیں کروں گا۔ ایک ولیِ کامِل کی رَحْمَت بھری آواز سُن کر غلام نے چار (4) دراہم اُس فقیر کو پیش کر دیئے۔ حضرت مَنْصُور رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: بتاؤ کون کون سی دُعائیں کروانا چاہتے ہو؟ عرض کی: (1) میرا ایک آقا ہے،

میں چاہتا ہوں کہ اس کی غُلامی سے آزاد ہو جاؤں۔(2) مجھے اِن دراہم کا بدلہ مِل جائے۔(3) اللہ کریم مجھے اور میرے آقا کو تَوبہ کی توفیق عطا کرے۔(4) اللہ پاک میری، میرے آقا کی، آپ کی اور تمام لوگوں کی بخشش فرمادے۔

حضرت مَنْصُور رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس کے لئے دُعا فرمادی۔ غُلام اپنے آقا کے پاس دیر سے پہنچا، آقا نے دیر سے آنے کا سبب پوچھا تو اُس نے سارا واقعہ سُنا دیا۔ آقا نے اس سے پُوچھا: حضرت مَنْصُور رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کس چیز کے بارے میں دعا کی؟، غُلام بولا: پہلی دعا یہ کی کہ تو مجھے آزاد کر دے۔ یہ سُن کر آقا نے کہا: **"جا تُو رضائے الٰہی کے لئے آزاد ہے۔"** پُوچھا: دُوسری دُعا کون سی کروائی؟ کہا: مجھے میرے دراہم کا اچھا بدلہ مِل جائے۔ آقا بول اُٹھا: **"میری طرف سے تیرے لئے چار**(4) **دِرْہَم کے بدلے چار ہزار**(4000) **دراہم ہیں۔"** پُوچھا: تیسری دُعا کیا تھی؟ بولا: اللہ کریم تجھے تَوبہ کی توفیق عطا کرے۔ یہ سُنتے ہی آقا کہنے لگا: **"میں نے اللہ پاک کی بارگاہ میں اپنے تمام گُناہوں سے تَوبہ کی۔"** پھر کہا: چوتھی دُعا کیا تھی؟ غلام نے جواب دیا: ربِّ کریم میری، آپ کی، حضرت منصور کی اور اجتماع میں تمام موجود لوگوں کی مغفرت فرمائے، یہ سُن کر آقا نے کہا: یہ میرے اِخْتیار سے باہر ہے۔ جب رات ہوئی تو آقا نے خواب میں کسی کہنے والے کو کہتے ہوئے سُنا: جو تمہارے اختیار میں تھا، وہ تم نے کر دیا، میں سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہوں، میں نے تمہیں، تمہارے غُلام کو، مَنْصُور بن عمار کو اور وہاں مَوجُود تمام لوگوں کو بخش دیا۔(روض الریاحین، الحکایۃ السادسۃ بعدالمئتین، ص ۱۹۹ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس حکایت سے معلوم ہوا! اللہ والوں کی دعائیں حاصل کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دینا چاہیے، اللہ پاک کے یہ نیک بندے جب اللہ پاک سے دعا

کرتے ہیں تو وہ ان کی دعاؤں کو قبول فرماتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نیکیوں کے شیدائی ہیں اور نیک کاموں کی ترغیب کے لیے مختلف دعائیں اِرْشاد فرماتے رہتے ہیں۔ کبھی **ہفتہ وار رسالہ** پڑھنے، سُننے والیوں کے لیے دعا ارشاد فرماتے ہیں تو کبھی **مَدَنی انعامات** پر عمل کرنے والیوں کو دُعاؤں سے نوازتے ہیں۔ ہمیں بھی چاہیے کہ اللہ پاک کے اس مقبول ولی کی دعائیں پانے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیں۔ کیا معلوم ان کی کون سی دعا ہماری دنیا و آخرت کو بہتر بنا دے۔

اسی حکایت سے یہ بھی معلوم ہوا! جو اللہ پاک کی راہ میں اِخْلاص کے ساتھ صَدَقہ کرتا ہے، اللہ پاک اُس کو ضرور اَجْر عطا فرماتا ہے۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ وقتاً فوقتاً جتنی توفیق ہو ضرور صَدَقہ کِیا کریں، اِنْ شَآءَ اللہ اس کی بے شُمار دینی و دُنیاوی برکتیں حاصِل ہوں گی۔ اللہ پاک کی راہ میں صَدَقہ و خَیرات کرنے کی اَہمیّت و فضیلت کا اندازہ اس بات سے لگایئے کہ خُود ہمارے پیارے ربِّ کریم نے قرآنِ کریم میں صَدَقہ و خَیرات کرنے کا حکم اِرْشاد فرمایا اور مختلف مقامات پر صَدَقہ و خَیرات کرنے والوں کی تعریف بھی فرمائی ہے، چنانچہ

پارہ 1 سورۃُ البَقَرہ کی آیت نمبر 2 اور 3 میں ارشاد ہوتا ہے:

هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۙ﴿۲﴾ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۙ﴿۳﴾ (پ ۱، البقرة: ۲، ۳)

تَرجَمۂ کنز العرفان: اس میں ڈرنے والوں کے لئے ہدایت ہے۔ وہ لوگ جو بغیر دیکھے ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے کچھ (ہماری راہ میں) خرچ کرتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! واقعی بہت خُوش نصیب ہیں وہ اسلامی بہنیں جو اپنے مال کے وہ

حُقُوق ادا کرتی ہیں جن کا ادا کرنا ان پر لازم وضروری ہے، ☆جو خُوش دِلی سے وقت پر پوری پوری زکوٰۃ وفطرہ ادا کرتی ہیں، ☆ جو اپنے مال کو ماں باپ ،بہن بھائی اور اولاد پر خَرْچ کرتی ہیں، ☆جو اپنے رِشتہ داروں(Relatives) کی مَوْت پر اُن کو ثواب پہنچانے کے لیے سوئم، دَسواں، چالیسواں اور برسی وغیرہ کرکے غریبوں اور محتاجوں کو کھانا کِھلاتی ہیں۔ ☆جو ثواب پہنچانے کے لیے مکتبۃ المدینہ کے **رسائل تقسیم** کرتی ہیں، ☆ جو اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ لنگرِ رضویہ کرتی ہیں، ☆جو لوگوں کے حُقُوق کا لحاظ رکھتے ہوئے اِخْلاص کے ساتھ قُرآن خوانی، اِجتماعِ ذِکْر و نَعْت اور سُنّتوں بھرے اِجْتماعات پر خَرْچ کرتی ہیں، ☆جو جامعات المدینہ، مدارس المدینہ اور دیگر شعبہ جاتِ دعوتِ اسلامی کی تَعْمِیْر و ترقّی اور اَخْراجات میں حِصّہ لیتی ہیں، ☆جو دِینی طالبات پر اپنا مال خَرْچ کرتی ہیں۔ اخلاص کے ساتھ اس طرح خرچ کرنے والوں کو اللہ پاک اپنے فَضْل سے دُگنا بلکہ اِس سے بھی زیادہ عطا فرمائے گا۔ آئیے! آپ بھی اللہ پاک کی رِضا کے لئے اپنا چندہ دعوتِ اسلامی کو دیجئے اور دُوسروں کو بھی اس کی ترغیب دِلائیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! قرآن و حدیث میں صَدَقہ و خیرات کرنے اور اللہ پاک کی راہ میں خرچ کرنے کے کئی فضائل آئے ہیں۔ راہِ خدا میں خَرْچ کرنا، اِنْسان کی اپنی ذات کیلئے بھی مُفید ہے، جو دل کھول کر نیکی کے کاموں میں خرچ کرتی ہیں، غریبوں محتاجوں کی مدد کرتی ہیں، اُن کے مال میں حیرت انگیز طور پر ترقّی و بَرَکت ہوتی چلی جاتی ہے، چنانچہ

پارہ 3 سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ آیت نمبر 261 میں ارشاد ہوتا ہے:

مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ

ترجمۂ کنزُالعِرفان: ان لوگوں کی مثال جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اس دانے کی طرح ہے جس

فِیْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍؕ وَ اللّٰهُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ(۲۶۱) (پ۳، البقرۃ: ۲۶۱)

نے سات بالیاں اُگائیں، ہر بالی میں سو دانے ہیں اور اللہ اس سے بھی زیادہ بڑھائے جس کے لئے چاہے اور اللہ وُسعت والا، علم والا ہے۔

اس آیتِ مبارکہ کے تحت تفسیرِ صراطُ الجنان جلد 1 صفحہ نمبر 395 پر لکھا ہے: راہِ خدا میں خرچ کرنے والوں کی فضیلت ایک مثال کے ذریعے بیان کی جارہی ہے کہ یہ ایسا ہے جیسے کوئی آدمی زمین میں ایک دانہ بیج ڈالتا ہے جس سے سات (7) بالیاں اُگتی ہیں اور ہر بالی میں سو (100) دانے پیدا ہوتے ہیں۔ گویا ایک دانہ بیج کے طور پر ڈالنے والا سات سو (700) گنا زیادہ حاصل کرتا ہے، اسی طرح جو شخص راہِ خدا میں خرچ کرتا ہے، اللہ پاک اُسے اس کے اِخلاص کے اعتبار سے سات سو (700) گنا زیادہ ثواب عطا فرماتا ہے اور یہ بھی کوئی حد نہیں بلکہ اللہ پاک کے خزانے بھرے ہوئے ہیں اور وہ کریم و جَواد ہے، جس کیلئے چاہے اسے اس سے بھی زیادہ ثواب عطا فرمادے۔ (صراط الجنان، ۱/ ۳۹۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا! صدقہ دینے سے بظاہر مال کم ہو رہا ہوتا ہے لیکن درحقیقت صدقہ نامۂ اعمال کو نیکیوں سے بھر رہا ہوتا ہے۔ جس طرح کنویں کا پانی نکالنے سے کم نہیں ہوتا بلکہ بڑھ جاتا ہے، اسی طرح راہِ خدا میں خرچ کیا ہوا مال بھی کم نہیں ہوتا بلکہ اس میں مزید بَرَکت اور اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی زبانِ مبارک سے صدقے کے کئی فضائل ارشاد فرمائے ہیں۔ آیئے! ترغیب کے لئے 8 احادیثِ مبارکہ سنتی ہیں، چنانچہ

صدقے کے فضائل پر 8 فرامینِ مُصطفٰے

1. ارشاد فرمایا: اَلصَّدَقَۃُ تَسُدُّ سَبْعِیْنَ بَابًا مِّنَ السُّوْءِ یعنی صدقہ بُرائی کے 70 دروازے بند کرتا ہے۔

(معجم کبیر، ۲۷۴/۴، حدیث: ۴۴۰۲)

2. ارشاد فرمایا: کُلُّ امْرِئٍ فِیْ ظِلِّ صَدَقَتِہٖ حَتّٰی یُقْضٰی بَیْنَ النَّاسِ یعنی ہر شَخْص (قِیامت کے دن) اپنے صَدَقے کے سائے میں ہوگا یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ فرمادیا جائے۔

(معجم کبیر، ۲۸۰/۱۷، حدیث: ۷۷۱)

3. ارشاد فرمایا: اِنَّ الصَّدَقَۃَ لَتُطْفِئُ عَلٰی اَھْلِھَا حَرَّ الْقُبُوْرِ وَاِنَّمَا یَسْتَظِلُّ الْمُؤْمِنُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فِیْ ظِلِّ صَدَقَتِہٖ یعنی بے شک صَدَقہ کرنے والوں کو صَدَقہ قبْر کی گرمی سے بچاتا ہے اور بِلاشُبہ مُسلمان قیامت کے دن اپنے صَدَقہ کے سائے میں ہوگا۔

(شُعَبُ الایمان، باب الزکاۃ، التحریض علی صدقۃ التطوع، ۲۱۲/۳، حدیث: ۳۳۴۷)

4. ارشاد فرمایا: اَلصَّلٰوۃُ بُرْھَانٌ وَالصَّوْمُ جُنَّۃٌ وَالصَّدَقَۃُ تُطْفِئُ الْخَطِیْئَۃَ کَمَا یُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ یعنی نماز (ایمان کی) دلیل ہے اور روزہ (گُناہوں سے) ڈھال ہے۔ صَدَقہ خطاؤں کو یُوں مٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو۔ (ترمذی، ابواب السفر، باب ماذُکِر فی فضل الصلاۃ، ۱۱۸/۲، حدیث: ۶۱۴)

5. ارشاد فرمایا: بَاکِرُوْا بِالصَّدَقَۃِ فَاِنَّ الْبَلَاءَ لَایَتَخَطَّی الصَّدَقَۃَ یعنی صبح سویرے صَدَقہ دِیا کرو کیونکہ بَلا صَدَقہ سے آگے قدم نہیں بڑھاتی۔

(شُعَبُ الایمان، باب فی الزکاۃ، التحریض علی صدقۃ التطوع، ۲۱۴/۳، حدیث: ۳۳۵۳)

6. ارشاد فرمایا: اِنَّ صَدَقَۃَ الْمُسْلِمِ تَزِیْدُ فِی الْعُمْرِ وَتَمْنَعُ مِیْتَۃَ السُّوْءِ وَیُذْھِبُ اللہُ الْکِبْرَ وَالْفَخْرَ یعنی بے

شک مُسلمان کا صَدَقہ عُمر بڑھاتا اور بُری مَوت کو روکتا ہے۔ اللہ پاک اُس کی بَرَکت سے صَدَقہ دینے والے سے بڑائی اور فخر کرنے کی بُری عادت دُور کر دیتا ہے۔ (معجم کبیر، ۱۷/۲۲، حدیث: ۳۱)

7. ارشاد فرمایا: اِنَّهَا حِجَابٌ مِّنَ النَّارِ لِمَنِ احْتَسَبَهَا يَبْتَغِيْ بِهَا وَجْهَ اللهِ یعنی جو اللہ کریم کی رِضا کی خاطِر صَدَقہ کرے تو وہ (صَدَقہ) اُس کے اور آگ کے درمیان رکاوٹ بن جاتا ہے۔ (مجمع الزوائد، کتاب الزکاۃ، باب فضل الصدقۃ، ۳/۲۸۶، حدیث: ۴۶۱۷)

8. ارشاد فرمایا: اِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَتَدْفَعُ مِيْتَةَ السُّوْءِ بے شک صَدَقہ ربّ کے غضب کو بُجھاتا اور بُری مَوت کو دور کرتا ہے۔ (ترمذی، کتاب الزکاۃ، باب ماجاء فی فضل الصدقۃ، ۲/۱۴۶، حدیث: ۶۶۴)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ احادیثِ مبارکہ سے معلوم ہوا! ☆صَدَقہ بُرائیوں کے دروازے بند کرتا ہے۔ ☆صَدَقہ دینے والی قیامت کے دن اپنے صدقے کے سائے میں ہوگی۔ ☆صَدَقہ قَبْر کی گرمی سے بچاتا ہے۔ ☆گُناہوں کو ایسے مِٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو ☆بلاؤں کو روکتا ہے۔ ☆عُمْر میں بَرَکت کا سبب بنتا ہے۔ ☆بُری مَوت اور بُرے خاتمے سے بچاتا ہے۔ ☆تکبّر اور غرور کی عادت (Habit) کا خاتمہ کرتا ہے۔ ☆آگ سے رُکاوٹ بنتا ہے۔ ☆اللہ پاک کے غضب کو بجھاتا ہے۔ اَلْغَرَض! صدقہ کئی بھلائیوں کے دروازے کھولتا ہے اور کئی بُرائیوں کے دروازے بند کرتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! راہِ خدا میں دیتے وقت شیطان یہ وسوسہ ڈالتا ہے کہ اگر میں نے اِدھر پیسے دے دیئے تو گھر کا خرچ کیسے چلے گا؟ اپنی ضرورتیں کیسے پوری ہوں گی؟ میرے گھر بار بال

بچوں کے اَخراجات کیسے چلیں گے؟ **یادرکھئے!** یہ سب شیطان کے وسوسے ہیں۔ صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا، چنانچہ

حضرت ابو کبشہ اَنماری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے: اُنہوں نے مکی مَدَنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے ہوئے سُنا: ایک بات کہ جس پر میں قسم کھاتا ہوں (وہ یہ ہے کہ)، کسی بندے کا مال صَدَقہ کرنے سے کم نہیں ہوتا۔ (مسند امام احمد، مسند عبدالرحمن بن عوف، ۱/۴۱۵، حدیث: ۱۶۷۴)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اخلاص سے دیا ہوا صدقہ کیسی کیسی برکتیں لاتا ہے؟ آیئے! اس بارے میں کچھ حکایتیں سنتی ہیں:

خرچ کرو اللہ کریم عطا فرمائے گا

حضرت قیس بن سَلْع انصاری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: ان کے بھائیوں نے رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے ان کی شکایت (Complaint) کی کہ وہ فضول خرچی کرتے ہیں اور اِس مُعاملے میں بہت کُھلا ہاتھ ہے، نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُن سے فرمایا: تمہارے بھائیوں کا کیا مسئلہ ہے، وہ اِس گمان پر تمہاری شکایت کررہے ہیں کہ تم اپنے مال میں بہت فضول خرچی کرتے ہو اور تمہارا ہاتھ بہت کُھلا ہے؟ میں نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! میں آمدنی میں سے اپنا حصہ لے کر اللہ کریم کی راہ میں اور اپنے دوستوں میں خرچ کر دیتا ہوں تو رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے میرے سینۂ اَقدس پر ہاتھ مبارک رکھا اور 3 مرتبہ فرمایا: خرچ کر اللہ کریم تجھے عطا فرمائے گا۔ (حضرت قیس رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں:) اس کے بعد جب بھی میں راہِ خدا میں نکلتا تو میرے پاس اپنی سواری ہوتی اور آج میرا یہ حال ہے کہ میں مال و آسائش میں اپنے بھائیوں سے بڑھ کر ہوں۔ (معجم اوسط، ۶/۲۱۰، حدیث: ۸۵۳۶)

بیٹے کو اللہ پاک خوشحال کرے گا

حضرت عون بن عبدُاللہ رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ تابعی بزرگوں میں سے تھے۔ پوری توجہ کے ساتھ اللہ پاک کا ذکر کرنا، مالداروں سے دُور رہنا اور غریبوں، مسکینوں پر نرمی و شفقت کرنا آپ کی مبارک عادات تھیں۔ منقول ہے: ایک بار حضرت عون بن عبدُاللہ رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کو بیس (20) ہزار سے زیادہ درہم ملے تو آپ نے صدقہ کر دیئے۔ آپ کے کچھ دوستوں نے عرض کی: اگر آپ ان کو اپنے بیٹے کی خوشحالی کے لئے استعمال کرتے تو ...؟ فرمانے لگے: میں نے اپنے آپ کو اس صدقے کے ذریعے مضبوط (Strong) کیا ہے اور میرے بیٹے کو اللہ پاک خوشحال فرمادے گا۔

حضرت عون رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کے اِخلاص اور اللہ کریم کی ذات پر کامل بھروسے سے دیئے ہوئے صدقے کا نتیجہ یہ نکلا کہ حضرت ابو اُسامہ رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: آلِ مسعود میں حضرت عون رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کے بیٹے سے زیادہ کوئی خوشحال نہ تھا۔ (اللہ والوں کی باتیں، ۴/ ۳۰۲)

ہاتھوں ہاتھ صدقے کی بَرَکت ظاہر ہوگئی!

اپنے دَور کے اَبدال حضرت ابو جعفر بن خطّاب رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: میرے دروازے پر ایک مانگنے والے نے آواز لگائی، میں نے زوجۂ محترمہ سے پُوچھا: تمہارے پاس کچھ ہے؟ جواب مِلا: چار (4) انڈے (Eggs) ہیں۔ میں نے کہا: مانگنے والے کو دے دو۔ اُنہوں نے دے دیئے۔ وہ انڈے پا کر چلا گیا۔ ابھی تھوڑی دیر گُزری تھی کہ میرے پاس ایک دوست نے انڈوں سے بھری ہوئی ٹوکری (Basket) بھیجی۔ میں نے گھر میں پُوچھا: اِس میں کُل کتنے انڈے ہیں؟ اُنہوں نے کہا: تیس (30)۔ میں نے کہا: تم نے تو فقیر کو چار (4) انڈے دیئے تھے، یہ تیس (30) کس حساب سے آئے! کہنے لگیں:

تیس(30) انڈے ثابِت ہیں اور دس (10) ٹُوٹے ہوئے۔(اس کی وجہ یہ تھی کہ)مانگنے والے کو جو انڈے دِیئے گئے تھے، اُن میں تین (3)ثابِت اور ایک ٹُوٹا ہوا تھا۔ رَبّ کریم نے ہر ایک کے بدلے دس دس (10،10)عطا فرمائے۔ثابِت کے بدلے ثابِت اورٹُوٹے ہوئے کے بدلے ٹُوٹے ہوئے۔(روض الریاحین، ص ۱۵۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کا ربِّ کریم کی ذات پر بھروسا اوراخلاص کے ساتھ سخاوت کرنے کا جذبہ مرحبا!اگر ہم بھی صدقہ وخیرات کرنے کا جذبہ بڑھانا چاہتی ہیں تو دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیں اور جس سے جتنا بن پڑے، اپنی دِیگر مصروفیات میں سے کچھ نہ کچھ وقت مَدَنی کاموں کے لئے ضرور نکالیں،ان مَدَنی کاموں میں شمولیت کی بَرَکت سے ہم گناہوں سے بچی رہیں گی، آخرت کے لیے **نیکیوں کا خزانہ** جمع ہوتا رہے گا، **نیکی کی دعوت** دینے والے خوش نصیبوں میں ہمارا شُمار ہوگا، **اچھی صحبت** ملے گی، ہر عاشقِ رسول کے لئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کام کرنے کے بہت آسان مواقع ہیں، اگر اب بھی ہم عملی طور پر مَدَنی کاموں میں شامل نہ ہوسکیں تو شاید کئی نیکیوں سے محرومی ہوسکتی ہے۔اس عظیم مَدَنی مقصد" **مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے**"کو پانے کے لیے بھرپور کوشش کریں،نیکی کے کاموں میں ایک دُوسرے کا ساتھ دیں۔

پیر شریف کا روزہ اور مَدَنی انعامات پر عمل کے فوائد

اپنی اصلاح کی کوشش کے لئے مَدَنی انعامات پر عمل کو اپنا معمول بنالینا چاہئے۔☆اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مَدَنی اِنعامات، عمل کا جذبہ بڑھانے اور گناہوں سے پیچھا چُھڑانے کا بہترین نُسْخَہ ہیں،☆مَدَنی اِنعامات پر عمل کرنے والوں سے اَمیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بہت خوش ہوتے اور اُنہیں دُعاؤں سے نوازتے ہیں☆ مَدَنی اِنعامات پر عمل کی بَرَکت سے خَوفِ خُدا و عشقِ مُصْطَفٰے کی دَوْلت ہاتھ آتی ہے☆یہ عظیم تحفہ بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی یاد دِلاتا ہے،☆بُزُرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے نَقْشِ قَدَم پر چلتے ہوئے غور و فکر یعنی اپنے اَعمال کا مُحَاسَبَہ کرنے کا بہترین ذَرِیْعَہ ہے۔ انہی مَدَنی انعامات میں سے مَدَنی انعام نمبر 50 ہے، **کیا آپ نے اس ہفتے پیر شریف (یارہ جانے کی صورت میں کسی بھی دن) کا روزہ رکھا؟ نیز اس ہفتے کم از کم ایک دن کھانے میں جَو شریف کی روٹی تناول فرمائی؟**

پیاری پیاری اسلامی بہنو! فرض روزوں کے ساتھ ساتھ نفل روزہ رکھنا بہت بڑی سعادت کی بات ہے، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے مَدَنی انعامات میں نفل عبادات کا شوق دلاتے ہوئے ہر پیر شریف کو روزہ رکھنے کی ترغیب دلائی ہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ جامعۃ المدینہ کے طلبۂ کرام اور دیگر کثیر اسلامی بھائی، اسی طرح جامعات المدینہ للبنات کی **طالبات و معلمات** کے علاوہ کثیر اسلامی بہنیں بھی پیر شریف کا نفل روزہ رکھنے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔ آیئے! **نفل روزوں کی فضیلت** پر دو (2) فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنتی ہیں:

نفل روزوں کی فضیلت

1. ارشاد فرمایا: اگر کوئی شخص ایک دن نفلی روزہ رکھے پھر اسے زمین بھر سونا بھی دے دیا جائے، تب بھی اس کا ثواب قیامت کے دن ہی پورا ہو گا۔ (مجمع الزوائد، کتاب الصیام، باب فی فضل الصوم، ۴۲۳/۳، حدیث: ۵۰۹۲)

2. ارشاد فرمایا: جس نے **لَآ اِلٰهَ اِلَّا الله** کہا اور اسی پر اس کا خاتمہ ہوا تو وہ جنّت میں داخل ہو گا۔ جو اللہ پاک کی رِضا چاہتے ہوئے کسی دن روزہ رکھے پھر اسی پر اس کا خاتمہ ہو جائے تو وہ جنت میں داخل ہو گا۔ جو اللہ پاک کی رضا کے لئے صدقہ کرے اور اسی پر اس کا خاتمہ ہو تو وہ جنت میں داخل ہو گا۔ (مسند احمد بن حنبل، ۹۰/۹، حدیث: ۲۳۳۷۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! رَجَبُ الْمُرَجَّب کا مہینا جاری ہے۔ اس مہینے میں بھی نفل روزے رکھنے کی بڑی برکتیں ہیں، لہٰذا یہ برکتیں و فضائل پانے کے لیے اس مہینے کے اکثر دن اگر ہو سکے روزہ رکھ کر گزارنے کی کوشش کیجئے۔ احادیثِ مُبارکہ میں رَجَب کے نَفل روزوں کے بہت سے فَضائل بیان کئے گئے ہیں، چنانچہ

رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: جَنَّت میں ایک نَہر ہے جسے **"رَجَب"** کہا جاتا ہے، جو دُودھ سے زِیادہ سفید اور شہد سے زِیادہ میٹھی ہے، تو جو کوئی رَجَب کا ایک روزہ رکھے تو اللہ پاک اُسے اُس نَہر سے سَیراب کرے گا۔ (شُعَبُ الایمان، ۳۶۷/۳، حدیث ۳۸۰۰)

اللہ پاک ہمیں دیگر نفل روزوں کے ساتھ ساتھ رجب شریف کے روزے رکھنے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کونسا مال صدقہ کرنا چاہیے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم صدقہ و خیرات کرنے سے متعلق سُن رہی تھیں۔ یقیناً اِخلاص کے ساتھ راہِ خدا میں کیا جانے والا مال ضائع نہیں جاتا۔ راہِ خدا میں خرچ کرتے وقت اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہئے کہ جو چیز آپ کو سب سے زیادہ پسندیدہ ہو، اسے صدقہ و خیرات کیجئے کہ اس کا ثواب زیادہ ہے۔

بد قسمتی سے صدقہ وخیرات کرنے میں **کنجوسی** کا مظاہرہ کیا جاتا ہے، یا پھر ایسی چیز صدقہ کی جاتی ہے جو قابلِ استعمال نہیں رہتی۔ مثلاً جب دیکھا کہ روٹیوں کو پھپھوندی لگ چکی ہے، سالن ناراض (یعنی خراب) ہو چکا ہے، یا ناراض (یعنی خراب) ہونے کے قریب ہے تو کسی غریب کو بھجوا دیتے ہیں۔ قُربانی کا گوشت جب اپنے اِستعمال کا نہ رہے تو باندھ کر گھر میں کام کرنے والی ماسی کو دے دیتے ہیں۔ سیلاب سے متاثر یا آفت میں مُبْتَلا لوگوں کو کم قیمت کا راشن دلوا دیتے ہیں، وہ کپڑے جو گھر میں کوئی نہ پہنے، یا وہ جُوتے جو پہننے کے قابل نہیں ہوتے، غریبوں کی اِمداد اور صدقہ کے طور پر بھیج دیئے جاتے ہیں، اگرچہ اچھی نِیَّت کے ساتھ اس طرح صدقہ کرنا بھی درست ہے، لیکن ذرا سوچئے! کیسی عجیب بات ہے کہ جب اپنے کھانے پینے یا اِستِعمال کی بات آئے تو عُمدَہ سے عُمدَہ چیز کا اِنتخاب (Selection) کیا جائے اور جب بات راہِ خُدا میں دینے کی آئے تو بچی کھچی یا کم قیمت والی چیزیں صدقہ وخیرات کی جائیں۔ اپنے بچوں کیلئے تو اَعلیٰ سے اَعلیٰ کوالٹی کی چیزیں خریدی جائیں، لیکن جب کسی غریب کے بچے کو دینا ہو تو گھٹیا کوالٹی کی چیز وہ بھی اِحسان جتا کر دی جائے۔ ہم اپنے گھر میں تو من پسند کھانے بڑے اہتمام کے ساتھ کھائیں لیکن اسی دوران کوئی مانگنے والا آجائے تو اسے بھگا دیں یا گھر میں بچا ہوا باسی سالن جسے کوئی نہ کھائے اسے تھما کر اس خوش فہمی کا شکار

ہو جاتے ہیں کہ چلو کھانا ضائع ہونے سے بچ گیا اور کسی غریب کا بھلا ہو گیا۔ حالانکہ ہونا یہ چاہیے کہ اللہ پاک نے جنہیں طاقت دی ہے وہ اچھی سے اچھی چیز اللہ پاک کی راہ میں صدقہ کرنے کی کوشش کیا کریں۔ آیئے! اب اللہ والوں کے بھی کچھ انداز سنتی ہیں کہ اللہ پاک کے یہ نیک بندے اُس کی راہ میں خرچ کے سلسلے میں کیسے مخلص ہوا کرتے تھے، چنانچہ

انگور کا خوشہ اسے دے دو

حضرت نافع رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے: ایک مرتبہ حضرت عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کو بیماری کی حالت میں انگور (Grapes) کھانے کی خواہش ہوئی تو میں ان کے لئے ایک درہم میں انگوروں کا ایک خوشہ خرید لایا۔ میں نے وہ انگور ان کے ہاتھ میں رکھے ہی تھے کہ ایک مانگنے والے نے دروازے پر کھڑے ہو کر مانگا۔ حضرت عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے وہ انگور مانگنے والے کو دینے کا کہا تو میں نے عرض کی: اس میں سے کچھ تو کھا لیجئے، تھوڑے سے تو چکھ لیجئے۔ فرمایا: نہیں، یہ اسے دے دو۔ تو میں نے وہ مانگنے والے کو دے دیئے۔

پھر میں نے مانگنے والے سے وہ انگور ایک درہم کے بدلے خرید لئے اور حضرت عبدُ اللہ رَضِیَ اللہ عَنْہ کی خدمت میں لے آیا۔ ابھی ہاتھ میں رکھے ہی تھے کہ وہ مانگنے والا پھر آ گیا۔ آپ نے فرمایا: یہ اسے دے دو۔ میں نے عرض کی: آپ اس میں سے کچھ تو چکھ لیجئے۔ فرمایا: نہیں، یہ اسے دے دو۔ میں نے وہ خوشہ اسے دے دیا۔ وہ مانگنے والا اسی طرح لوٹ کر آتا رہا اور آپ اسے انگور دینے کا حکم فرماتے رہے۔ بالآخر تیسری یا چوتھی بار مَیں نے اس سے کہا: تیرا ناس ہو! تجھے شرم نہیں آتی؟ پھر میں اس سے ایک درہم کے بدلے انگوروں کا وہ خوشہ خرید کر آپ کے پاس لایا تو آپ نے اسے کھا لیا۔ (اللہ والوں کی باتیں،

(۱/۵۲۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! صدقہ دینے کے فضائل اور فوائد کی کیا ہی بات ہے، ہمیں بھی اس دنیا میں رہ کر صدقہ و خیرات کر کے اپنی آخرت کو روشن کرنے والے کام کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ کیا ہی اچھا ہو کہ غریبوں، مسکینوں، یتیموں، بیواؤں، حاجَت مَنْدوں اور رِشتہ داروں کے ساتھ ساتھ ہم اپنے صَدَقات وچندہ نیکی کے کاموں، مَساجِد، مَدارِس المدینہ اور جامعات المدینہ کی تَعْمِیْر و تَرَقّی نیز دِیْنِ اِسْلام کی سربُلندی اور عِلْمِ دِیْن کے فَروغ کی خاطِر عِلْمِ دِیْن حاصِل کرنے والے طلبہ و طالِبات کے لئے دعوتِ اسلامی کو دے کر اپنی آخرت بہتر کیجئے۔

منقول ہے: حضرت عبدُ اللہ بن مُبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (جو امامِ اَعْظَم ابُو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے خاص شاگرد اور فقہِ حنفی کے اماموں میں سے ہیں:) **علم والوں کے ساتھ خاص طور پر بھلائی کرتے، اُن سے عرض کی گئی: آپ سب کے ساتھ ایک سا معاملہ کیوں نہیں رکھتے؟ فرمایا: میں انبیائے کرام** عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ السَّلَام اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان **کے بعد عُلَمائے کرام کے علاوہ کسی کے مقام کو بُلند نہیں جانتا، ایک بھی عالِم کا دھیان اپنی ضروریات کی وجہ سے بٹے گا تو وہ صحیح طور پر خدمتِ دِیْن نہ کر سکے گا اور دِینی تعلیم پر اُس کی دُرُست توجّہ نہ ہو سکے گی۔ لہٰذا اُنہیں علمی خدمت کے لئے فارِغ کرنا اَفْضَل ہے۔** (ضِیائے صَدَقات، ص ۱۷۲)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی تبلیغِ دین کے 108 سے زائد شعبہ جات میں نیکی کی دھومیں مچانے میں سرگرمِ عمل ہے۔ اِس نازُک دَور میں کہ جب باطل قوّتیں چاروں طرف سے پوری طاقت کے ساتھ مسلمانوں کے ایمان کو برباد

کرنے اور اُنہیں گمراہی کے گڑھے میں گِرانے کی کوششوں میں مشغول ہیں، ایسے میں دعوتِ اسلامی اُمّید کی کِرَن بن کر چمکی اور اِس مَدَنی تحریک نے اُمّت کی ڈُوبتی ہوئی کشتی کو سہارا دینے، پوری دُنیا میں تعلیمِ قرآن و سُنّت کو عام کرنے، نُورِ قرآن سے سینوں کو سرشار اور اُمَّتِ مُصْطَفٰے کو خوابِ غفلت سے بیدار کرنے کے جذبے کے تحت مختصر عرصے میں بہت سے ملکوں اور شہروں میں بچوں اور بچیوں کے لئے ہزاروں مدارِس بنام **"مدرسۃ المدینہ"** جبکہ اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی تعلیم و تربِیَت کیلئے جامعات بنام **"جامعۃ المدینہ"** کی بُنیاد رکھی، جہاں پر انہیں زیورِ قرآن و علمِ دین نیز شرعی اور اخلاقی تربِیَت سے آراستہ کرنے کا خصوصیت کے ساتھ اہتمام کیا جاتا ہے، تاکہ دَورِ طالبِ علمی سے فراغت کے بعد قوم کے یہ حقیقی مِعمار مُعاشرے کے بگاڑ کو سدھارنے میں اپنا کردار اَدا کرتے ہوئے امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ اس مقصد کے تحت زندگی گُزارنے والے بن جائیں کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ"**

یاد رکھئے! دعوتِ اسلامی کے تحت چلنے والے مدارِسُ المدینہ و جامعاتُ المدینہ دِینی فضلیت کے لحاظ سے بہت اَھَمِّیَّت کے حامل ہیں، یہی وجہ ہے کہ اِن مدارِسُ المدینہ و جامعاتُ المدینہ کو قائم رکھنے کے لئے اِن پر سالانہ کروڑوں نہیں اربوں روپے خرچ کئے جاتے ہیں، لہٰذا آپ سے بھی عرض ہے کہ طَلَبۂ علمِ دین کی دُعاؤں سے حِصّہ پانے، دعوتِ اسلامی کی ترقّی اور مدارِس المدینہ و جامعات المدینہ کے نظام کو مضبوط سے مضبوط تر بنانے کے لئے اپنی زکوٰۃ، فطرات، صَدَقات و خَیرات، نفلی چندہ اور عُشر وغیرہ کے ذریعے نہ صرف خُود تعاوُن فرمایئے بلکہ اپنے رشتے داروں، پڑوسی اسلامی بہنوں اور دوسری اسلامی بہنوں پر انفرادی کوشش کرکے اُنہیں بھی اِس کی ترغیب دِلایئے، ہمارے لَب ہِلا لینے اور ہماری اِنفرادی کوشش سے اگر کسی کا ذہن بن گیا اور اُس نے اپنی زکوٰۃ، فطرات، صَدَقات و خَیرات، نفلی

چندہ یا عُشْر وغیرہ دعوتِ اسلامی کو مدنی کاموں کے لیے دے دیئے تو یہ ہمارے لئے بھی ثوابِ جاریہ کا ذریعہ بن جائے گا۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہزاروں عاشقانِ رسول، مختلف انداز سے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کے لیے مالی مدد کی سعادت حاصل کرتے رہتے ہیں، ہو سکتا ہے کہ ہم میں سے کسی کے ذہن میں سوال آئے کہ میں کس طرح اپنا حصہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں میں شامل کر سکتی ہوں؟

آیئے! ایک بہت ہی آسان طریقہ آپ کی خدمت میں عرض کرتی ہوں کہ جس کے ذریعے غریب سے غریب بھی، دعوتِ اسلامی کے چندے میں اپنا حصہ شامل کرنے میں کامیاب ہو سکتی ہے، وہ کیا ہے؟ "**گھریلو صدقہ بکس**" کے ذریعے مالی تعاون۔ جو گھروں میں بکس رکھا جاتا ہے، اُسے "**گھریلو صدقہ بکس**" کہتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نِیَّت کے بارے میں چند نکات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! بیان کو اِخْتِتام کی طرف لاتے ہوئے **نِیَّت کے** چند نکات سننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔ پہلے 2 فرامین مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّات یعنی اعمال کا دارو مدار نیتوں پر ہے۔(بخاری، ۱/۵، حدیث: ۱) (2) فرمایا: نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ یعنی مسلمان کی نِیَّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲) ☆ ہر جائز کام میں ایک سے زیادہ اچھی نیتیں کی جا سکتی ہیں۔(بہارِ نیت، ص ۱۰) ☆ نیک اور جائز

کام میں جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ ملتا ہے۔☆نیک عمل میں اچھی نِیَّت کا مطلب یہ کہ دل عمل کی طرف متوجہ ہو اور وہ عمل رضائے الٰہی کے لئے کیا جا رہا ہو۔(بہار نیت، ص۱۰) ☆نِیَّت دل کے اِرادے کو کہتے ہیں، دل میں نِیَّت ہوتے ہوئے زبان سے بھی کہہ لینا زیادہ بہتر ہے۔(بہار نیت، ص۱۰)☆نِیَّت سے عبادت کو ایک دوسرے سے الگ کرنا یا عبادت اور عادت میں فرق کرنا مقصود ہوتا ہے۔(بہار نیت، ص۱۱)☆دل میں نِیَّت نہ ہو تو زبان سے نِیَّت کے الفاظ ادا کر لینے سے نِیَّت نہیں ہوگی۔(بہار نیت، ص۱۰)☆نیتوں کی عادت بنانے کے لئے ان کی اَہَمِّیَّت پر نظر رکھتے ہوئے سنجیدگی کے ساتھ پہلے اپنا ذہن بنانا پڑے گا۔(ثواب بڑھانے کے نسخے، ص۳)☆حضرت نُعیم بن حماد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے تھے: ہماری پیٹھ کا کوڑوں کی مار کھانا ہمارے لئے اچھی نِیَّت کرنے سے زیادہ آسان ہے۔(تنبیہ المغترین، ص۲۵) ☆امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا علی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے ارشاد فرمایا: بندے کو اچھی نِیَّت پر وہ انعامات دیئے جاتے ہیں جو اچھے عمل پر بھی نہیں دیئے جاتے کیونکہ نِیَّت میں دکھلاوا نہیں ہوتا۔(جہنم میں لے جانے والے اعمال، ص۱۵۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد